32993 ـ کیا لڑکی پتلون (پینٹ) میں نماز ادا کر سکتی ہے ؟

سوال

کیا نوجوان لڑکی پتلون پہن کر نماز ادا کر سکتی ہے، اور نماز کی ادائیگی کے لیے شرعی لباس کونسا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز کیلئے ہر وہ لباس شرعی ہے جو چہرہ اور ہاتھوں کے علاوہ باقی سارے جسم کے لیے ساتر اور ڈھیلا ڈھالا ہو، اور جسم کے کسی عضو کو نمایاں نہ کرتا ہو۔

نماز کیلئے سارے بدن کو ڈھانپنے والے لباس کی شرط ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ جب ان سے دریافت کیا گیا کہ عورت کس لباس میں نماز ادا کرے تو انہوں نے جواب دیا: " عورت کو نماز دوپٹے اور ایسے لباس میں ادا کرنی چاہیے جس میں اس کے پاؤں کا اوپر والا حصہ بھی چھپ جائے " سنن ابو داود :(639)

یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعا بھی بیان کی گئی ہے چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ " بلوغ المرام " صفحہ (40) میں کہتے ہیں:

"ائمہ کرام اس کے موقوف ہونے کو صحیح قرار دیتے ہیں، اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: "مشہور یہ ہے کہ: یہ روایت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا پر موقوف ہے، لیکن یہ مرفوع کے حکم میں ہے "

دیکھیں: شرح العمدۃ کتاب الصلاۃ صفحہ نمبر (365)

اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتا "

سنن ابو داود :(641) ،سنن ترمذی :(377) ،سنن ابن ماجہ :(655) ، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع :(7747) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث کے عربی متن میں مذکور: "حائض " سے نوجوان بالغ عورت مراد ہے۔

اور "خمار" اس اوڑھنی کو کہتے ہیں جس سے عورت اپنا سر ڈھانپتی ہے۔

"درع" وہ قمیص ہے جس سے عورت اپنا بدن اور ٹانگیں چھپاتی ہے، اور جب وہ اوپر سے نیچے تک لمبی ہو تو اسے "سابغ" کہتے ہیں۔

دیکھیں: عون المعبود شرح سنن ابو داود

چنانچہ لباس چہرے کے علاوہ باقی سارے بدن کے لیے ساتر ہونا ضروری ہے، اور علمائے کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا نماز میں عورت کے لیے ہتھیلیاں اور قدم چھپانے واجب ہیں یا نہیں ؟

جمہور علمائے کرام ہتھیلیوں کو چھپانا واجب نہیں سمجھتے ، جبکہ امام احمد سے اس بارے میں دو روایات ہیں: اور شیخ اسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے عدم وجوب کو اختیار کیا ہے، اور " الانصاف " میں انہوں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ: "یہی موقف درست ہے"

جبکہ قدموں کے بارے میں جمہور مالکی، شافعی، حنبلی انہیں ڈھانپنے کے قائل ہیں، اسی پر دائمی فتوی کمیٹی (6/178) کا فتوی ہے۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نماز میں چہرے کے علاوہ عورت کا سارا جسم ستر ہے، جبکہ ہتھیلیوں کے بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے: بعض علماء نے انہیں بھی چھپانا واجب قرار دیا ہے، اور بعض نے کھلا رکھنے کی اجازت دی ہے، ان شاء اللہ اس مسئلہ میں وسعت ہے، لیکن ننگا رکھنے سے چھپانا افضل ہے، تا کہ اس مسئلہ میں علماء کرام کے اختلاف سے بچا جائے، جبکہ جمہور اہل علم کے ہاں نماز میں قدموں کو چھپانا واجب ہے " انتہی

"مجموع فتاوی ابن باز "(10 / 410)

اور امام ابو حنیفہ ، ثوری، اور مزنی رحمہم اللہ نماز میں عورت کے قدموں کو ننگا رکھنے کے قائل ہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور مرداوی نے " الانصاف " میں اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ "شرح الممتع":(2/161) میں کہتے ہیں:

" اس مسئلہ میں کوئی واضح دلیل نہیں ہے، اسی لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:"آزاد عورت کو مکمل طور پر ستر ہے، صرف وہ اعضاء جو اپنے گھر میں کھلے رکھ سکتی ہے، یعنی چہرہ ہتھیلیاں اور قدم ستر نہیں ہیں"، اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عورتیں گھروں میں قمیصیں پہنا کرتی

تھیں، اور ہر عورت کے پاس دو کپڑے نہیں تھے اسی لیے جب اسے حیض آتا تو وہ اسے دھو کر اس لباس میں ہی نماز ادا کرتی تھی، تو اس طرح قدم اور ہتھیلیاں نماز میں ستر نہیں، اسکا مطلب یہ نہیں کہ قدم، اور ہاتھ پر نظر ڈالی جاسکتی ہے۔

اور اس بنا پر کہ اس مسئلہ میں کوئی ایسی دلیل نہیں جس پر نفس مطمئن ہو، میں اس مسئلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تقلید کرتا اور کہتا ہوں کہ: ظاہری طور پر یہی لگتا ہے، اگرچہ ہم یہ بات ٹھوس لفظوں میں نہیں کہہ سکتے، کیونکہ چاہیے عورت کا لباس اتنا لمبا ہو کہ وہ زمین پر لگ رہا ہو لیکن سجدہ کرتے وقت اس کے پاؤں کا نیچے والا حصہ ننگا تو ہو ہی جائیگا " انتہی

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ "المغنی " (1 / 349) ، المجموع (3 / 171) ، بدائع الصنائع (5 / 121) ، الانصاف (1 / 452) اور مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (22 / 114) دیکھیں۔

اور اگر لباس اتنا باریك ہو کہ وہ نیچے سے بدن کو ظاہر کرے، اور اس کے نیچے سے جلد کا رنگ ظاہر ہوتا ہو تو یہ لباس باعث پردہ نہیں ہو گا۔

"روضۃ الطالبین" از: نووی (1 / 284) اور المغنی (2 / 286)

اس کی دلیل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" جہنمیوں کی دو قسمیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھیں، ایك وہ قوم جس کے پاس گائے کی دموں کی طرح دُرّے ہونگے وہ اس سے لوگوں کو مارتے ہونگے اور [دوسری قسم]لباس پہننے کے باوجود ننگی عورتیں۔۔۔ "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2128)

حدیث کے لفظ: " کاسیات عاریات " کے بارے میں امام نووی رحمہ اللہ "المجموع"(4/3998) میں کہتے ہیں: اس کی وضاحت میں کہا گیا ہے کہ : "وہ اتنا باریك لباس پہنے جو اس کے بدن کا رنگ واضح کرے"اور یہی معنی پسندیدہ ہے۔ انتہی

اور ابن عبد البر رحمہ اللہ "التمہید"(13/204) میں کہتے ہیں:

" حدیث کے الفاظ: " کاسیات عاریات " کا معنی یہ ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جملہ سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اتنا باریك لباس پہنتی ہیں جو ان کا بدن ظاہر کرے اور چھپائے نہ، وہ نام کے اعتبار سے تو لباس پہنے ہوئے ہیں، لیکن حقیقت میں ننگی ہیں " انتہی

عورت کا لباس کھلا اور لمبا چوڑا ہونے کی دلیل اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایك قبطی لباس پہننے كے لیے دیا، جو انہیں دحیہ کلبی نے بطور ہدیہ دیا تھا، چنانچہ میں نے وہ لباس اپنی بیوی کو پہنا دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم وہ قبطی لباس کیوں نہیں پہنتے ؟) تو میں نے عرض کیا: "وہ تو میں نے اپنی بیوی کو دے دیا ہے"، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اسے کہو کہ وہ اس کے نیچے شمیض پہنے، مجھے خدشہ ہے کہ وہ اس کے جسم کی ہڈیوں کی ساخت اور حجم واضح کرے گی)

بیہقی نے سنن الکبری (2 / 234) میں روایت کیا اور البانی نے " جلباب المراۃ المسلمہ" (131) میں حسن قرار دیا ہے۔

"قطبی لباس" انتہائی سفید سوتی اور باریك لباس ہے جو مصر میں بنایا جاتا تھا، لسان العرب (7 / 373)

حدیث کے عربی الفاظ میں مذکور "غلالۃ" وہ کپڑا ہے جو لباس کے نیچے پہنا جائے۔

اس بنا پر عورت کے لیے تنگ اور چست فٹنگ والا لباس مثلا پینٹ اور پتلون وغیرہ ایسا لباس پہننا جائز نہیں جو اس کے ستر کو واضح کر کے ظاہر کرے۔

جبکہ اسکی نماز ہوگی یا نہیں ، اس بارے میں یہ ہے کہ اگر مخالفت کرتے ہوئے تنگ لباس میں نماز پڑھ لے تو اسکی نماز درست ہے، کیونکہ ستر ڈھانپنا واجب ہے، اور وہ اس نے ڈھانپ رکھا ہے۔

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (46529) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

اور شیخ صالح الفوزان کہتے ہیں:

" ایسا تنگ لباس جو عورت کے جسم اور اعضاء اور اس کے پچھلے حصہ اور اعضاء کے خد وخال واضح کرتا ہو اس کا پہننا جائز نہیں، تنگ لباس نہ تو مردوں کے لیے اور نہ ہی عورتوں کے لیے پہننا جائز ہے، لیکن عورتوں کے لیے لیے تو اور بھی زیادہ شدید منع ہے، کیونکہ ان کے ساتھ فتنہ زیادہ ہوتا ہے۔

رہا مسئلہ نماز کا؛ تو جب انسان نماز ادا کرے اور اس کا ستر اس لباس کے ساتھ ڈھانپا ہوا ہو؛ تو اس کی نماز صحیح ہے؛ کیونکہ ستر ڈھانپا ہوا ہے، لیکن تنگ لباس میں نماز ادا کرنے والا گنہگار ہو گا؛ اس لیے کہ اس نے لباس تنگ ہونے کی بنا پر نماز میں مشروع اشیاء میں کچھ نہ کچھ خلل پیدا ہوا ہے ،یہ تو ایک اعتبار سے ، دوسرے اعتبار سے یہ ہے کہ تنگ لباس خاص طور پر خواتین کا لباس توجہ کا باعث بنےگا،اس لئے خواتین کیلئے کھلے ، ڈھیلے ڈھالے ، اور پورے جسم کو ڈھانپنے والے لباس لازمی طور پر زیب تن کریں، جو اسکے جسم کے کسی حصہ کو نمایاں مت کرے، اور نہ ہی دیکھنے والوں کیلئے جاذب نظر ہو، اسی طرح باریک شفاف، لباس کی بجائے، مکمل طور پر اچھی

طرح جسم کو ضرور ڈھکے" انتہی

المنتقی من فتاوی شیخ صالح الفوزان (3 / 454) .